[illegible]

غیب

(کشف الغیب)

وهو حسبی ونعم الوکیل

یهه رساله هے بیان مین مسئله علم غیب کے موافق عقیده اهل سنت جماعت کے

اور رد مین فرقه باطنیه اور وهابیه کا نام

کشف الغیبه

۱۳۲۶ هجری

تصنیف کیا هو جناب مولوی محمد اسمعیل صاحب کا جسے بفرمائش مکرمی معظمی جناب

ابو المکارم زین الدین احمد صاحب کمترین سراپا نیاز محمد جمال الدین اعجاز نے نفع عام کے لئے

مطبع مظهر العجائب مدراس مین طبع کروایا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ سید المرسلین محمد وآلہ وصحبہ
اجمعین۔ جاننے کہ بعض لوگ کہتے ہیں علم غیب سوا خدا تعالیٰ کے اور کسی کو مطلقاً نہیں جو شخص اعتقاد رکھے علم غیب دوسرے
کو بھی ہے وہ شخص کافر ہے اور اپنے دعوی پر یہہ دلایل بیان کرتے ہیں لا یعلم الغیب الا اللہ یعنے نہیں جانتا غیب
سوای اللہ کے۔ دوسری دلیل قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ ولا اعلم الغیب ولو کنت اعلم الغیب
لاستکثرت من الخیر۔ بول ای محمد نہیں کہتا ہوں میں تمکو نزدیک میرے خزانے اللہ کے ہیں اور نہیں جانتا
ہوں میں غیب اگر جانتا ہوتا میں غیب البتہ بہت کرتا میں خیر اور اس عبارت کو فیض الکرم کے بھی
دلیل گردانتے ہیں اللہ تعالیٰ کے سوای کسیکو غیب دانی نہیں حتی کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی نہیں اور اوسکے سوای
بھی اور دلیلیں لاتے ہیں۔ **جواب** اوسکا یہہ ہے کہ حکم تکفیر کا مطلقاً کرنا جایز نہیں اسلیے کہ غیب دو قسم پر ہے
ایک غیب مطلق۔ دوسرا غیب مقید جسکو بعض الغیب اور غیب اضافی بھی کہتے ہیں غیب مطلق وہ ہے کہ سوای اللہ کے تمام
عالم پر غایب رہے۔ غیب مقید اوسکو کہتے ہیں کہ باعتبار بعضوں کے غیب ہے۔ علم غیب مطلق کا ذات باری کو ہی ہے
چنانچہ مذکور آیتیں اور عبارت فیض الکرم کی اوسی معنی پر دلالت کرتے ہیں اور اکثر کتب عقاید وغیرہ میں جو لکھتے ہیں کہ علم غیب خاص
اللہ کو ہے پس مراد اوس سے وہی غیب مطلق ہے نہ غیب مقید و نہ غیب بعض اور علم بعض یعنے غیب مقید کا علم جناب شفیع المذنبین
خاتم النبیین کو بے شبہ حاصل ہے چنانچہ نیچے لکھے جاتے ہیں سو دلایل و اسناد سے اور عبارت سے فیض الکرم سے بھی ظاہر ہوتا
تفسیر بغوی میں لکھا ہے وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب لانہ لا یعلم الغیب احد ولکن اللہ
یجتبی من رسلہ من یشاء فیطلعہ علی بعض علم الغیب نظیرہ قولہ تعالیٰ
عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول یعنے اور نہیں

اللہ کہ آگاہ کرے تمکو غیب پر کیونکہ نہیں جانتا ہی غیب کو سوای اللہ کے لیکن چن لیتا ہی رسولوں سے جسکو چاہے اور آگاہ
کرتا ہی اسکو بعض علم غیب پر مثال اوسکی قول تعالی کا ہی جاننے والا غیب کا پس آگاہ نہیں کرتا ہی اپنے غیب پر کسیکو مگر جس
کون ہو ایعنی رسول اور مدارک مین مرقوم ہی وَالْآیَۃُ حُجَّۃٌ عَلَی الْبَاطِنِیَّۃِ فَاِنَّہُمْ یَدَّعُوْنَ ذٰلِکَ الْعِلْمَ
لِاَئِمَّتِہِمْ فَاِنْ لَمْ یُثْبِتُوا النُّبُوَّۃَ لَہُمْ صَارُوْا مُخَالِفِیْنَ النَّصَّ حَیْثُ اَثْبَتُوْا عِلْمَ الْغَیْبِ لِغَیْرِ
النَّبِیِّیْنَ وَاِنْ اَثْبَتُوا النُّبُوَّۃَ لَہُمْ صَارُوْا مُخَالِفِیْنَ لِنَصٍّ آخَرَ وَہُوَ قَوْلُہٗ تَعَالٰی خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ
یعنی یہہ آیت حجت اور رد ہے فرقہ باطنیہ پر کہ وے دعوی کرتے ہین علم غیب کا اپنے امام کے واسطے ہی۔ رہکی دلیل یہ ہے
کہ اگر اپنے امام کو نبوت ثابت نکرکے فقط علم غیب ثابت کرتے ہین تو اس آیت کے مخالف ہین کیونکہ ثابت کئے علم غیب غیر انبیا کو اور آیت سے تو فقط
پیغمبرونکو علم غیب ثابت ہوتا ہی اور اگر نبوت اپنے امام کے واسطے ثابت کرینگے تو انکا علم غیب ہی ثابت کرنا بیجا ہی موافق آیت مذکور کے لیکن
مخالف دوسری آیت کے ہو وینگے وہ آیت یہہ ہے محمد خاتم پیغمبران ہین پس امام تو انکا نبی نہین پہر علم غیب نبی کو ثابت کرنا بیجا ہی جاننا چاہیے کہ قاعدہ نحو کا مقرر
ہو چکا ہے کہ اِلَّا واسطے استثنا کے ہی حکم اسکا یہہ ہی الا کے آگے جس بات کی نفی ہو تو اوسکے بعد مین بات ثابت ہونا ضرور اور اگر اسکے آگے جس بات کی اثبات
ہو تو اوسکے بعد مین وہ بات ثابت ہونا ضرور اور اگر اوسکے آگے جس بات کی اثبات ہو تو اوسکے بعد مین وہ بات
نفی ہونا ضرور ہے چنانچہ فَلَا یُظْہِرُ عَلٰی غَیْبِہٖ اَحَدًا اِلَّا مِنْ رَسُوْلٍ مین ہے اور اسی طرح وَلٰکِنْ
واسطے استدراک کے ہی اوسکا حکم بھی مانند الا کے ہی چنانچہ آیت مَا کَانَ اللّٰہُ لِیُطْلِعَکُمْ عَلَی الْغَیْبِ
وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَجْتَبِیْ مِنْ رُّسُلِہٖ مَنْ یَّشَاءُ مین ہے پس قاعدہ نحو سے ان آیات کی معنی پر نظر کرتے
ہوے اللہ تعالی علم غیب نفی کرکے الا اور لکن لا کے نبی کو علم غیب ثابت کیا ہی اسیواسطے تفسیر مدارک مین نبی
کو علم غیب ہے کرکے کہا اسکی مثال ایسی ہی کہ کوی بادشاہ کہے کہ یہہ جواہر مخصوص میرے لئے ہے کسیکو نہین دیتا ہون۔
مگر اپنے چہیتے کو جب بادشاہ ان جواہر سے کسی محبوب کو دیوے تو بیشک کہینگے کہ اس محبوب کے پاس بھی ہی جواہر ہین
فایدہ اکثر آیات ہین کہ کسیکے قول کو رد کرنے یا کسی کو فہمایش کرنے کے لئے نبی کریم پر نازل ہوے مقصود
اون سے وہی رد و فہمایش ہے نہ کہ جناب نبی کریم کے حق مین عقیدہ رکہنے کیلئے چنانچہ آیت وَلَا اَعْلَمُ
الْغَیْبَ اور اسکے مانند اور نبی کریم کے حق مین عقیدہ رکہنے کے یہہ آیات ہین فلا یظہر علی غیبہ اور اوسکے
مانند کتاب النکاح مین در المختار کے لکہا ہے تَزَوَّجَ بِشَہَادَۃِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ لَمْ یَجُزْ بَلْ قِیْلَ

یکفر یعنے نکاح کیا گواہی سے خدا اور رسول کے تو نکاح جایز نہین بعضی کہے کافر ہوتا ہے۔ رد المحتار حاشیہ در المختار مین مذکور
ہے اور اسیطرح طحطاوی مین بھی لکہا ہے قولہ قیل یکفر لانہ اعتقد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
عالم الغیب قال فی التتارخانیۃ وفی الحجۃ ذکر فی الملتقط انہ لا یکفر لان الاشیاء تعرض
علی روح النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وان الرسل یعرفون بعض الغیب قال اللہ تعالی عالم الغیب
فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول یعنے بعضی کہے کافر ہوتا ہے کیونکہ اعتقاد رکہا رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عالم الغیب ہین ایسا کہا کتاب تتارخانیہ مین اور کتاب حجت مین کہا کہ مذکور ہی کتاب ملتقط مین تحقیق وہ شخص
جو حضرت کو عالم الغیب کہے اعتقاد رکہے کافر نہین ہوتا ہی کیونکہ اشیا ظاہر کیا جاتی ہین اوپر روح نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کیا اور بیشک پیغمبران جانتے ہین بعضی غیب کو فرمایا اللہ تعالی جاننے والا غیب کا پس ظاہر نہین کرتا ہی اپنا غیب کسیکو مگر جس
راضی ہی یعنے رسول سے اس سے صاف معلوم ہوا کہ حضرت عالم الغیب ہین بلکہ بے قید بعض کے کیونکہ عالم الغیب کے کہنے کو منع کرنیوالو
کا قول جب ہو گیا تو بعینہ عالم الغیب کہنا ثابت ہو گیا لیکن دلیل پر نظر کرتے قید بعض کا اعتبار کرنا اگر کوئی کہے کہ کفر کی نفی
ہو تو کیا حرمت تو باقی نہ رہیگی **جواب** اسکا یہ ہے کہ یہ شبہ وان الرسل یعرفون بعض الغیب سے دور ہو جاتا
کیونکہ بعض غیب جاننا صفت انبیا ہو تو جیسا انبیا پر ایمان لانا ضرور ہے ویسا ہی انکے صفات پر بھی ایمان لانا ضرور حرمت کا
دخل بلکہ ثبوت علم بعض غیب کا امر منصوص ہے چنانچہ حصر الا استثنا من ارتضی پر صاف دلالت کرتا ہے امر منصوص کا حکم تو فرض ہے اور اسکے
منکر کا حکم اظہر من الشمس ہے اور عجب تعجب انبیا کے علم غیب کے ثبوت کیواسطے آیت فلا یظہر علی غیبہ کو دلیل لاوین تو یہ
معلوم ہوا کہ اس آیت سے انبیا کا علم غیب ثابت ہو چکا پہر ہم مقلدون کو تکرار و شک کرنیکی کچہ جای باقی نہ رہی اور بغوی
مین تفسیر آیت ماکان اللہ مین مرقوم ہے وقال ابن مسعود اوتی نبیکم علم کل شیء الا مفاتیح الغیب
یعنے کہے ابن مسعود دیا گیا ہی نبی کو تمہارے علم تمامی اشیا کا مگر کنجیان غیب کے۔ اور کنجیان غیب کے پانچ ہین جیسا
جلالین مین مذکور ہے وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمہا الا ہو ای خمسۃ التی فی قولہ ان اللہ عندہ
علم الساعۃ وینزل الغیث ویعلم ما فی الارحام وما تدری نفس ماذا تکسب غدا وما
تدری نفس بای ارض تموت ان اللہ علیم خبیر کما رواہ البخاری یعنے اور نزدیک اسی کے کنجیان
غیب کے ہین نہین جانتا ہے انکو مگر اللہ یعنے پانچ کہ قول خدا تعالی مین مذکور ہین بیشک اللہ کے نزدیک ہے علم قیامت

قیامت کا اور برساتا ہی بارش کو اور جانتا ہی جو رحموں مین ہے اور نہین جانتا ہے کوی نفس کل کیا کریگا اور
نہین جانتا ہی کوی نفس کس زمین مین مریگا بیشک اللہ تعالے جاننے والا ہی خبردار جیسا کہ روایت کیا ہی اسکو بخاری۔ اس
حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ مخصوص جناب الٰہی کو جو علم غیب ہے سو یہی پانچ کا ہے اور باقی علم غیب سے انبیا کو بہی عنایت
ہوا ہے کیونکہ علم غیب یہی پانچ چیزون مین منحصر و مقید نہین اور مشکوۃ شریف مین یہ حدیث ہے فَعَلِمْتُ مَا فِی
السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ یعنے معلوم ہو چکا مجہے جو آسمانون مین اور زمین مین ہے پس اس حدیث سے ظاہر
ہوتا ہے ہر جزو کل کا علم محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو حاصل ہے اور کوئی چیز اون سے پوشیدہ نہین چنانچہ اس حدیث
کی تفسیر مین مشکوۃ شریف کی شرح مین شیخ عبد الحق دہلوی لکہے ہین فَعَلِمْتُ مَا فِی السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ یعنے
دانستم ہر چہ در آسمانہا و ہر چہ در زمین بود و این عبارت است از حصول تمامہ علوم جزوی و کلی و احاطہ آن۔ دوسری حدیث
اوسی کتاب مین ہے فَعَلِمْتُ عِلْمَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ یعنے معلوم ہو چکا مجہکو علم اگلون اور پچہلون کا یہ حدیث
بہی کوئی چیز اول و آخر کی حضرت سے پوشیدہ نہین ہی کر کے دلالت کرتی ہی حدیث ابو داؤد کی ایک صحابی روایت
کیے ہین قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَقَامًا فَمَا تَرَکَ شَیْئًا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ اِلَّا
حَدَّثَنَا یعنے کہڑا رہے درمیان ہمارے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایک مقام مین پس نہین چہوڑے کسی شی کو قیامت
تک کے مگر بیان کرے ہم سے اس حدیث سے بہی ظاہر ہوتا ہی کہ قیامت تک ہونیوالے اشیا حضرت کو ظاہر ہو چکے قاضی عیاض
نے اپنی کتاب مین یہہ حدیث ام حبیبہ کی روایت سے بیان کی ہے قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ
اُرِیْتُ مَا تَلْقٰی اُمَّتِیْ مِنْ بَعْدِیْ وَسَفْکُ بَعْضِہِمْ دِمَاءَ بَعْضٍ وَسَبَقَ لَہُمْ مِنَ اللّٰہِ مَا سَبَقَ
لِلْاُمَمِ قَبْلَہُمْ فَسَاَلْتُ اللّٰہَ تَعَالٰی اَنْ یُّعْطِیَنِیْ شَفَاعَۃً یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فِیْہِمْ فَفَعَلَ یعنے کہے ام حبیبہ
کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ دکہلایا گیا ہون اون چیزون کو کہ میری امت میرے بعد عمل کرینگی
اور دکہلایا گیا ہون مین امر خونریزی کا جو آپسمین لڑکے ہونگے اور جو عذاب و عتاب کہ اونکے لیئے اگلی امتون
کے مانند حق تعالی مقرر کر چکا ہے پس سوال کیا مین اللہ سے کہ عطا کرے مجہکو قیامت کے روز مرتبہ شفاعت کا
اونکی شفاعت کردن پس حق سبحانہ تعالی یہہ دعا میری قبول فرمایا اور فیض الکریم مین لکہا ہی کہ حضرت منبر پر سوار
ہوکے اللہ تعالی کی حمد و ثنا کر کر فرماے کیا لوگ میرے علم پر طعن کرتے ہو واللہ قیامت تک جو چیز دنیا میں ہونیوالی ہے

ہین اونسے پوچھو کہدیتا ہون جبکہ اللہ سبحانہ وتعالی علم تمامی اشیا کا مقبول کبریائی محمد مجتبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کیا اور کوئی
چیز ایسی نہین جو اون سے پوشیدہ رکھا اور گذری اور قیامت تک گذریگی سو ہر چیز کا علم بخشا اور تمام غیوبات کو سوائی مفاتیح الغیب کے ذات
فائض البرکات پر منکشف کردیا بس ایسی صورت مین ذات شفاعت آیات کو بلحاظ معنی آیات واحادیث مذکورہ کے عالم الغیب کہنا
لازم آیا کیونکہ قطع نظر عمومیت دلایل مذکورہ کے تحقق کلی کے واسطے تحقق ایک فرد کا بس ہے عالم الغیب کا مفہوم عام ہے مانع شرکت
نہین اہل علم اسکو خوب جانتے ہین اور اہل علم ایسے ہی مفہوم کو کلی کہتے ہین مگر عالم الغیب کہنے مین ایہام غیب مطلق کا ہونے
سے عالم بعض الغیب بلاشبہ کہین جَمْعًا بَیْنَ الْاَدِلَّۃِ اور صاحبان لیاقت پر ظاہر ہے کوئی ایک وجہ سے علم غیب جسکو ثابت
ہوا ہو اوسکو باعتبار معنی غیب اضافی کے عالم بعض الغیب کہنے مین کسی طرح کا اندیشہ وخلل نہین اسلیئے زمانہ سابق مین سرور
عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم الغیب کہنے کو بعض کفر کہتے تھے سو انکا دعوا کتاب تاتارخانیہ اور کتاب حجۃ اور کتاب ملتقط کے قول سے
رد ہوگیا چنانچہ طحطاوی اور رد المحتار سے یہ بات صاف ظاہر ہے پھر اسوقت کے لوگ وہ مردود ہوگئے سو بات کو زبان پر
لانا اور عوام مین مشہور کرنا بہت نازیبا ہی اور موجب فتنہ کا ہی عالم الغیب کہنا کفر ہے کرکے کہے سو ونکو رکتا بون سے رد ہونیکے
باوجود شفیع روز جزا محمد مجتبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کسیطرح کا علم غیب نہین کرکے تحقیراً اقرار کرنیوالا اور اعتقاد رکہنیوالا
بیشک کافر ہے غیب کے مذکور دو قسم اعتبار نہ کرین تو طرفین سے بیان کیئے گئے سو دلیلون مین ہے سو معارضہ نہین اور تبیہ کا جبکہ
دو دلیل مین معارضہ ہو تو ضرور ہی ہے کہ ہر دو دلیل مین تطبیق و توفیق دیوے تا مقتضا مطلق و مقید کا فوت نہووے غرض ہر مومن کو
لازم ہی اعتقاد اسی طرح سے رکہے علم غیب مطلق کا جناب باری کو اور علم بعض الغیب کا جناب سرور عالم شفیع امم کو ہی اور وے جناب
عالم بعض الغیب بیشک ہین **سوال** بعضی کہتے ہین کہ ایسا علم غیب اضافی ہمکو ہی تو حاصل ہے پھر فقط انبیا کو ہی کرکے کہنے مین
کیا فایدہ **جواب** یہہ ہے یا تو وے کہتے تھے کہ خاتم النبیین کو ہی علم غیب نہین ہے یا تو ایسا زعم کرتے ہین کہ زید اور
عمر کو ہی ہی ایسا نہین بلکہ علم غیب بالذات فقط اللہ تعالی کو ہے یا انبیا کو بالعطا کیونکہ جو غیب کے تجربہ یا بہ نجوم یا طبابت
حاصل ہوا اسکو علم غیب نہ کہینگے اسواسطے کہ خدایتعالی کا علم غیب قطعی و یقینی ہے کوئی طرح کا شک و شبہ اسمین نہین
اور اصلا غلطی ہونیکا احتمال نہین مذکور لوگونکا علم غیب کسب و ریاضت سے اور قوت علم سے حاصل ہونے سے قطعی و یقینی
نہین بلکہ ریبی و شکی اور غلط ہونے کی گنجائش ہے انبیا کا علم وہ ہی قطعی و یقینی ہے اور اصلا احتمال غلطی کا نہین کیواسطے کہ
انبیا کا علم غیب وہ ہے جو اللہ تعالی خاص اپنے علم غیب سے عطا فرمایا ہے چنانچہ آیہ فَلَا یُظْہِرُ عَلٰی غَیْبِہٖ اَحَدًا

الا من ارتضی من رسول کی تفسیر میں مولانا شاہ عبد العزیز صاحب صاف لکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے بہت نام ہیں کہ رسول مقبول کے بھی وے نام ہیں
لیکن مناسب مقام کے انکا معنی مراد ہوگا جیسا رحیم و عزیز و کریم و رؤف۔ اللہ تعالیٰ کا رؤف ہونا علیحدہ
ہے اور حضرت کا رؤف ہونا جدا ایسا ہی عالم الغیب یعنے غیب کو جاننے والا اللہ تعالیٰ کی غیب دانی علیحدہ اور حضرت
کی غیب دانی جدی اللہ تعالیٰ تمام غیوب کا بالذات جاننے والا اور حضرت جاننے والے بعض غیب کے لا بالذات پس دونوں
علم میں کئی وجہوں سے فرق ہو گیا اللہ تعالیٰ کا علم بالذات ہے اور حضرت کا علم لا بالذات۔ اور اللہ تعالیٰ کا علم مطلق
ہے اور حضرت کا علم مقید۔ اور اللہ تعالیٰ کو علم سب اشیا کا ہے اور حضرت کو علم بعض کا۔ جب اتنے وجہوں سے
دونو علم میں فرق ہو پھر حضرت کو عالم الغیب جاننے والوں پر کفر کا حکم کرنا تحقیق علم سے باہر ہے اور عوام میں
فتنہ برپا کرنا اور بے علم لوگ کو جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کم اعتقاد بنوانا ہے۔ اور یہہ بات بھی
معلوم کرنے کی ہے کہ غیب دانی بالذات و لا بالذات کر کے ہم جو فرق کئے ہیں صرف ہماری قیاس کا نہیں
بلکہ بڑے بڑے محدثین یہہ فرق لکھے ہیں جیسا شرح جامع الصغیر میں مناوی نے کہا ہے اَنَّ الْمُرَادَ
بِقَوْلِہٖ تَعَالیٰ لَا یَعْلَمُھَا اِلَّا اللّٰہُ اَنَّہٗ لَا یَعْلَمُھَا اَحَدٌ بِذَاتِہٖ مِنْ ذَاتِہٖ اِلَّا ھُوَ یعنے
تحقیق مراد قول سے اللہ تعالیٰ کے نہیں جانتا ہے انکو یہہ ہے کہ بالذات کوئی نہیں جانتا ہے انکو سوائے
اللہ تعالیٰ کے۔ اگر کوئی کہے کہ کنجیاں غیب کے جب حضرت کو نہ ملے تو گویا آپ کو بالکل غیب پر آگاہی نہ ہوئی
کیونکہ صندوق کی کنجی نہ ملی تو اوسکو صندوق میں جو شئے ہے کسطرح ہاتھ آویگی۔ **جواب** یہہ ہے
کہ جب مفسرین کنجیاں پانچ ہیں کرکے منحصر کئے اور اونکی تفصیل بھی آیت کریمہ سے بتلا دئے تو پھر ایسے
شبہہ کو جائے نہ رہی کیونکہ اللہ تعالیٰ کا علم غیب اگر انہی پانچ میں منحصر کہیں تو اسکا علم مقید ہونا لازم آتا ہے
حالانکہ اوسکا علم مطلق اور بے حد و بے نہایت ہے۔ **دوسرا جواب** یہہ ہے کہ جسکے ایسی کنجیاں ہو
بلکہ کھولکے دیوے۔ علاوہ یہہ ہے کہ بعضے محققین کہے ہیں کہ ان پانچوں کا علم بھی حضرت کو حاصل ہو چکا لیکن
پوشیدہ رکھنے کا حکم تھا جیسا کہ انموذج اللبیب میں ہے انہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُوْتِیَ
عِلْمَ کُلِّ شَیْءٍ اِلَّا الْخَمْسَ الَّتِیْ فِیْ اٰیَۃِ اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ عِلْمُ السَّاعَۃِ وَقِیْلَ اَنَّہٗ اُوْتِیَھَا اَیْضًا
وَاُمِرَ بِکَتْمِھَا یعنے حضرت کو دیا گئے علم ہر شئی کا مگر علم اون پانچ کا جو آیت اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ

علم الساعۃ مین ہے اور بعضی کہے ان پانچون کا علم بہی دیا گیا لیکن اونکو پوشیدہ رکہنیکا حکم ہوا اور
چند آیات واحادیث ہین کہ حضرت کو علم غیب ثابت ہونے پر مطلق دلالت کرتے ہین سو وہ حضرت کا علم
وسیع ہونے کے آگے تہا اور جب وسیع ہوگیا تب اونکا علم ظہور پایا جیسا کہ ایک شخص حضرت کو کہا
یا خیر البریۃ یعنے ای بہترین عالم حضرت فرمائے ذاك ابراهیم یعنے بہترین عالم ابراہیم ہین
یہ بات اسوقت فرمائے ہین کہ آپ خیر البریۃ ہین سو آپ کو اطلاع نہ تہی اگر کوئی کہے خود
حضرت فرمائے ہین کہ لا اعلم ماوراء جداری یعنے مین نہین جانتا ہون کہ میری دیوار کے پیچہے
کیا ہے **جواب** مراد اس سے بالذات ہے **دوسرا جواب** یہ ہے کہ اس حدیث مین محدثون نے
کو کلام ہے چنانچہ مواہب اللدنیہ اور مدارج النبوۃ مین دیکہہ لو چنانچہ مدارج کے بعض شریف کے بیان مین
ازینجا اشکال می آرند کہ در بعضی روایات آمدہ است کہ گفت آنحضرت کہ من بندہ ام نمیدانم آنچہ در پس این
دیوار است - جوابش اینست کہ این سخن اصلے ندارد و روایت بدان صحیح نشدہ است **تیسرا**
جواب یہ ہے کہ اس قسم کا کلام عجز کے راہ سے اگر خاصان الہی سے ظاہر ہو تو اوسکو اونکے خوبی
مین نہین شمار کرتے ہین جیسا مرج البحرین کے اخیر مین دیکہہ لو - اگر کوئی کہے کہ حضرت کو علم غیب ہے لیکن
عالم الغیب کہینگے **جواب** یہ ہے کہ یہ بات قانون عربی سے باہر ہے کیونکہ جب مادہ صادق
آوے تو مشتق بہی صادق آنا ضرور جیسا کسی مین حکمت ہو تو بیشک اوسکو حکیم کہینگے اور جس مین علم
ہو تو اوسکو عالم بہی بولینگے اگر کوئی کہے کہ حضرت کو علم غیب تہا تو بی بی عائشہ پر جو بہتان ہوا
اور آپ کی اونٹنی گم ہوئی سو کیون معلوم نہین کئے **جواب** حضرت کے وقت منافقان ایسی
باتون سے حضرت پر طعن کرتے تہے اور ندامت اوٹہاتے تہے تم امتی ہوکے کیا سبب ہے ایسی باتین
زبان پر لاتے ہین اور لوگون کو بد اعتقاد بناتے ہین ایسے مقدمات ہین کئی بہید ہوتے ہین اور کسی سبب کے راہ کر
ایسے باتین ظہور مین آوین تو کیا تم حضرت اتنے ہی مرتبے والے ہین کرکے عقیدہ رکہوگے مرج البحرین کے آخر مین
دیکہو کہ ایسے باتونکا کیا حکم لکہے ہین اور کن باتون پر عقیدہ رکہنا کرکے لکہے ہین - واللہ اعلم بالصواب

تمت

خاتمہ

مخفی نرہے کہ مسئلہ علم غیب مین اہل سنت جماعت اور وہابیہ مبتدعہ کا اختلاف ہے سو اوسکا خلاصہ یہ ہے وہابیہ کہتے ہین کہ لفظ عالم الغیب خدا تعالی کے سوای دوسرے کو بولنا کفر ہے کیونکہ یہ لفظ خاص اللہ تعالی کے لیئے ہے اور غیب کی باتین بتانا اوسیکا کام ہے کہ سورہ جمعہ مین فرمایا عالم الغیب والشہادت یعنے جاننے والا غیب و اشکار کا اور پیغمبرون کو جو بعض غیوب سے آگاہی فرمایا سو اوسکو نہ کسی مذہب و ملت مین اور نہ کسی شریعت و طریقت مین اور نہ کتاب و سنت مین اور نہ رسالہ و کتاب مین غیب کہتے ہین کیونکہ اسلیئے کہ وے غیوب جب تک علم الہی مین تھے غیوب تھے جب پیغمبرون کو معلوم ہوئے تو غیب سے نکل گئے شہادت مین آئے اور اپنے دعوی پر بہت سے آیات و روایات لاتے ہین چنانچہ وے سب آگے مذکور ہو چکے لیکن بعد اطلاع کے غیب اسکو نہین کہتے ہین سو اوسپر کوی دلیل کسی کتاب سے نہین لاتے صرف عقلی گفتگو کرتے ہین اہل سنت و جماعت کہتے ہین کہ علم غیب خصیصہ الہی ہونے کے جتنے آیات و روایات آئے ہین مراد اون سب سے علم بالذات و بالاستقلال ہے اور پیغمبرون کو جو علم غیب ہے باعلام و اطلاع الہی ہے اور اطلاع غیب کے بعد بھی اسکو غیب کہتے ہین اور شرک اوسوقت ہوتا جب اللہ کی غیب دانی بھی بالذات ہے کہتے ہم تو ایسا نہین کہتے پھر شرک کو کیا دخل ہم مین اور اونمین اتفاق اسکا ہے کہ غیب دانی اللہ تعالی کی بالذات ہے۔ اور رسولون کی غیب دانی باعلام الہی ہے اور اختلاف اس بات مین رہا کہ اس غیب دانی کو بھی ہم سنت و جماعت غیب دانی کہتے ہین اور وہابیہ مبتدعہ کہتے ہین کہ اسکو غیب دانی کہنا شرک ہے بلکہ اسکو علم شہادت مین محسوب کرتے ہین لیکن اپنے دعوی پر کوی دلیل ایسی نہین لاتے کہ کسی کتاب مین صاف لکھا ہو کہ پیغمبرون کو اللہ تعالی غیب دانی عنایت کرے بعد وہ علم شہادت مین داخل ہے اور غیب سے خارج ہوگیا اور ہم سنت و جماعت اپنے ہر ہر دعوے پر دلایل و براہین لاتے ہین دلایل دعوی اول یعنے جو آیات و روایات علم غیب خصیصہ الہی ہونے پر مطلقا آئے ہین سو اون سے مراد غیب دانی بالذات ہے جیسا مناوی جامع الصغیر کی شرح مین لکھا ہے ان المراد بقولہ تعالی لا یعلمہا الا اللہ انہ لا یعلمہا احد بذاتہ ومن ذاتہ الا ھو اور امام نووی اپنے فتاوی مین لکھا ہے لا یعلم الغیب استقلالا الا اللہ تعالی اون دونون کا معنی مذکور ہو چکا

چھڑائے ذکر پیمبر کو منکر میلاد

کہیں ہے فاتحہ دانیان پیغمبر — تو ہو گئے ہیں وہاں موجود تا تھہ منہ ہو کر
منافیقہ نہیں داعی اگر ہو کوی نفر — کہلا نیوالا جو ہووے تو رکھے پاؤں پہ سر
کہیں ہے محفل مولود کا جو پانین اثر — تو جعلی فتوی نکلتے ہیں نام دلی پر

زردست زمرہ بدکیش بچایا فریاد
چھڑائے ذکر پیمبر کو منکر میلاد

عجب شقی ہیں یہہ لوگ مسلمان ہیں — لگے کتاب سیر سنکے کہنے رامائن
کہا ہی نعتیہ اشعار سنکے کوی سخن — ہیں کیا اعادہ کرداں اوسکا جو وہ کہئے سخن
نعوذ باللہ مسلما ہیں یہ حدیث فتن — یہی ہیں رہزن اسلام و دین تر دامن

زردست زمرہ بدکیش بچایا فریاد
چھڑائے ذکر پیمبر کو منکر میلاد

مقلد انکے جو تھے وہ بھی ہو گئے ایسے — تھی جیسی روح فرشتے بھی [illegible]
خدا ہی جانے نہیں تھے ہو گئے کیسے — جو سخت ہو گئے ایسے کہ جا [illegible]
مرید اوسکے بنے جسکے پا ہیں پیسے — کبھو پہر ہیں پہر جگے نہ پہر [illegible]

زردست زمرہ بدکیش بچایا فریاد
چھڑائے ذکر پیمبر کو منکر میلاد

جناب حاجی دین یعنی مولوی باقر — لکھا جو بہشت [illegible]
بلا نے بد او سے کہنے لگا کوی کافر — کیا خدا و پیمبر کا کچھ نہ خوف [illegible]
قلم میں فتنہ کما تحریر کب ہے ای اطہر — لکھو نہیں وہ جو کہا [illegible]

زردست زمرہ بدکیش بچایا فریاد
چھڑائے ذکر پیمبر کو منکر میلاد

تمت

مناجات کاکی

کریم الجود الطافی رحیم الباری یا اللہ — کہ تو معبود دنیائی حکیم النار یا اللہ
خداوندا تو میدانی کہ بد کردم بنادانی — بدست مکر شیطانی مرا مسپار یا اللہ
ہمہ در عالم فانی کہ لعنت کار شیطانی — ہوا و حرص نفسانی ز من بردار یا اللہ
غم درماندہ و محزون توئی فریادرس بیچون — چنینم با دل پرخون فرو مگذار یا اللہ
بسعد زاری ہمی نالم جبین بر خاک میمالم — گر از گنجینہ افضالم کنی اشیار یا اللہ
اگر سگم و گر بدخو تو کار ساز نیک و بد — و گر دارم گنہ بعید توئی غفار یا اللہ
ز راہ دور در پیشم براستم تو درویشم — ببخش از رحمت خویشم باستغفار یا اللہ
بتقصیر خود درماندہ ام کہ گبرم یا مسلمانم — نہ در اسلام شایانم نہ در کفار یا اللہ
منم درویش مسکینم کہ نہ دنیا نہ دینم — برونم خرقہ پشمین درون زنار [illegible]
منم پر درد و در دوران ولیکن بند بیدرمان — ز خواب غفلتم گردان کنون بیدار [illegible]
خداوندا گنہگارم گناہ بعید دارم — رہائی دہ ازین کارم تو ای غفار [illegible]
بحق آنکہ معبودی محمد را تو بستودی — بہر چیزی کہ خوشنودی درانم دار [illegible]
چو جانم از کشتی از تن شود بیزار از حق ابن من — در آن وقت زجان کندن مشو بیزار [illegible]
در آن روزیکہ بگشائی سر از تربہ زیبائی — بفضل خویش بنمائی مرا دیدار [illegible]

منم کاکی کہ بد کردم ہر آنچہ بد بتر کردم
مکن چون کاخ بیخ زردم ور آن آثار یا اللہ

تمت بالخیر